ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. October-December 2025.Page# 2520-2525
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Review of Hazrat Umar's Life Before and After Islam

حضرت عمرؓ اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد کی زندگی کا تحقیقی جائزہ

Sabahat
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
This research article presents a comprehensive examination of the life of Hazrat Umar ibn al-Khattab (RA), the second Caliph of Islam, through a comparative analysis of his pre-Islamic and post-Islamic periods. The study explores how his inherent leadership qualities, physical strength, and intellectual capabilities were transformed and refined after his conversion to Islam. In the pre-Islamic era (Jahiliyyah), Hazrat Umar (RA) held a distinguished position among the Quraysh as an ambassador, a successful merchant, and one of the few literate individuals in Mecca. His conversion to Islam in the sixth year of prophet hood marked a pivotal turning point not only in his personal life but also in the history of the Islamic movement. This research examines the circumstances leading to his acceptance of Islam, the immediate impact on the Muslim community, his participation in major battles alongside the Prophet Muhammad (PBUH), and his monumental contributions as Caliph. The study highlights his administrative reforms, establishment of the Diwan (treasury department), expansion of the Islamic empire, introduction of the Hijri calendar, and his legendary justice and simplicity. Through critical analysis of primary sources including Sirat literature, Hadith collections, and historical chronicles, this paper demonstrates how Islam channeled his natural talents into creating one of the most exemplary rulers in world history. The findings reveal that while his core personality traits of courage, decisiveness, and leadership remained constant, Islam provided the moral and spiritual framework that elevated him from a tribal aristocrat to the architect of a vast empire known for its justice, welfare systems, and religious tolerance.

Keywords: *Hazrat Umar ibn al-Khattab, Pre-Islamic Arabia, Jahiliyyah, Conversion to Islam, Caliphate, Administrative Reforms, Islamic Conquests, Justice, Sirah Studies*

تعارف

حضرت عمر بن الخطابؓ کی ذات اسلام کی اس تبدیلی کی طاقت کی زندہ تصویر ہے جو ایک انسان کو ظلمت سے نور کی طرف گامزن کر دیتی ہے۔ وہ شخص جس نے اسلام کی راہ میں کانٹے بچھائے، جس نے مسلمانوں کو ایذا رسانی پہنچائی، اور جو نبی کریمؐ کے قتل کے ارادے سے نکلا، وہی بعد میں امیر المؤمنین، فاروق اعظم اور اسلامی سلطنت کے دوسرے خلیفہ بنا۔ یہ مقالہ ان کی شخصیت کے اس ارتقا کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔

اسلام سے پہلے کی زندگی: جاہلیت کا دور

خاندانی پس منظر اور پیدائش

حضرت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ القرشی العدوی 584 عیسوی میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔(1) آپ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ ﷺ کے نسب سے جاملتا ہے۔ والد کا نام خطاب بن نفیل اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ہشام المخزومی تھا۔(2)

جاہلیت میں معاشرتی مقام

اسلام سے پہلے حضرت عمرؓ قریش کے معزز ترین افراد میں شمار ہوتے تھے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں:

"كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، وَكَانَتِ السِّفَارَةُ إِلَيْهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ غَيْرِهِمْ حَرْبٌ بَعَثُوهُ سَفِيرًا ".(3)

"عمرؓ عہد جاہلیت میں قریش کے شرفا میں سے تھے، اور انہیں سفارت کا منصب حاصل تھا۔ قریش میں جب کبھی آپس میں یا کسی دوسری قوم سے جنگ چھڑتی تو انہیں سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔"

عہد جاہلیت میں قریش کے صرف سترہ افراد پڑھنا لکھنا جانتے تھے، اور حضرت عمرؓ ان میں شامل تھے۔(4) یہ ان کی فکری برتری اور قابلیت کی دلیل ہے۔

پیشہ ورانہ زندگی

حضرت عمرؓ نے ابتدائی زندگی میں بکریاں اور اونٹ چرانے کا کام کیا۔ بعد ازاں تجارت کو پیشہ بنایا اور شام، عراق اور یمن کے تجارتی اسفار کیے۔ ہجرت کے وقت تک وہ قریش کے امیر ترین تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔(5)

جاہلیت میں مذہبی رجحان

اسلام سے پہلے حضرت عمرؓ بت پرستی پر قائم تھے اور اس مذہب کے سخت محافظ تھے۔ وہ اسلام کو قریش کے اتحاد کا دشمن سمجھتے تھے اور نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش رہتے تھے۔(6)

ازدواجی زندگی

اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمرؓ کی تین بیویاں تھیں: قریبہ بنت ابی امیہ المخزومی، زینب بنت مظعون (جن سے عبد اللہ اور حفصہ پیدا ہوئے)، اور ملیکہ بنت جرول الخزاعی۔(7)

جسمانی ساخت اور عادات

حضرت عمرؓ لمبے قد، طاقتور اور گورے رنگ کے مالک تھے۔ ابن سعد اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ وہ لوگوں سے بلندی میں اوپر رہتے تھے، گنجلک، دراز قامت اور بائیں ہاتھ سے کام لینے والے تھے۔(8) اسلام سے پہلے وہ شراب نوشی بھی کرتے تھے جو عرب کے معاشرے میں عام تھی۔

قبول اسلام: تاریکی سے روشنی کا سفر:

قبول اسلام کا پس منظر

نبوت کے چھٹے سال حضرت عمرؓ کا قبول اسلام ہوا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے قتل کے ارادے سے نکلے تھے۔ راستے میں نعیم بن عبد اللہ العدوی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے بتایا کہ خود ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی سعید بن زید مسلمان ہو چکے ہیں۔(9)

بہن کے گھر کا واقعہ

غضبناک ہو کر وہ بہن کے گھر پہنچے۔ اس وقت فاطمہ اور سعید سورۃ طٰہٰ کی تلاوت کر رہے تھے۔ ابن اسحاق کے مطابق:

"فَدَخَلَ عُمَرُ الْبَيْتَ، فَسَمِعَ خَبَابَ بْنَ الْأَرَتِّ يَقْرَأُ عَلَيْهِمَا مِنْ صَحِيفَةٍ فِيهَا: طه، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: مَا هَذَا الَّذِي سَمِعْتُ؟ فَقَامَ إِلَى خَتَنِهِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَضَرَبَهُ، فَقَامَتْ إِلَيْهِ أُخْتُهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ تَدْفَعُهُ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَهَا فَشَجَّهَا فَسَالَ الدَّمُ مِنْ وَجْهِهَا" (10)

"عمرؓ نے گھر میں داخل ہو کر قرآن کی تلاوت سنی تو غصے میں بہنوئی پر حملہ کر دیا۔ جب بہن نے شوہر کو بچانے کی کوشش کی تو انہیں بھی مارا جس سے ان کا چہرہ خون سے لہولہان ہو گیا۔"

اس موقع پر ان کی بہن نے وہ تاریخی جملہ کہا:

"نَعَمْ، قَدْ أَسْلَمْنَا وَآمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ"(11)

"اے عمر! اگر ہم حق پر ہیں تو تم ہمیں مار سکتے ہو، لیکن ہم اسلام نہیں چھوڑیں گے۔"(11)

قرآن کا اثر

جب حضرت عمرؓ نے بہن کو خون میں لت پت دیکھا تو ندامت ہوئی اور صحیفہ مانگا۔ غسل فرما کر جب سورۃ طٰہٰ کی آیات پڑھیں تو یہ آیت ان کے دل میں اتر گئی:

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ-وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ(12)

"بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"

انہوں نے فوراً کہا:

فَأَخَذَ عُمَرُ الصَّحِيفَةَ فَقَرَأَ فِيهَا: (طه * مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى)، فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ وَأَكْرَمَهُ! دُلُّونِي عَلَى مُحَمَّدٍ. (13)

مفہوم:

حضرت عمرؓ نے وہ صحیفہ لیا اور اس میں سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات پڑھیں۔ جب انہوں نے یہ آیات پڑھیں تو کہا:

"یہ اللہ کا کلام ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

نبی کریمؐ کی دعا کا اثر

قبول اسلام کے اس واقعے میں نبی کریمؐ کی وہ دعا بھی شامل تھی:

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ. (14)

"اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (ابو جہل) میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو، اس کے ذریعے اسلام کو تقویت دے۔"

جب حضرت عمرؓ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا: "عمر! کس لیے آئے ہو؟" عرض کیا: "میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے آیا ہوں۔" اس پر مسلمانوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

اسلام کے بعد کی زندگی مکی دور:

کھلم کھلا اعلان اسلام

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کو کھلم کھلا عبادت کرنے کی طاقت مل گئی۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:

"مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عمر بن الخطاب"

اور ایک روایت میں ہے:

"مَا كُنَّا نَقْدِرُ أَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ"

"عمرؓ کا اسلام لانا ہمارے لیے فتح تھی، ان کی ہجرت مدینہ ہمارے لیے کامیابی تھی، اور ان کا دور خلافت ہمارے لیے رحمت تھی۔ جب تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے، ہم خانہ کعبہ میں کھلم کھلا نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔"(15)

حضرت عمرؓ نے تلوار لٹکائی اور مسلمانوں کے ساتھ خانہ کعبہ پہنچ کر کھلم کھلا نماز پڑھی۔ مشرکین قریش حیران رہ گئے اور کسی نے مزاحمت کی ہمت نہ کی۔(16)

مدینہ منورہ کی زندگی:

ہجرت مدینہ کا منفرد انداز

جب نبی کریمؐ نے مدینہ ہجرت کا حکم دیا تو دوسرے مسلمان چھپ کر ہجرت کرتے تھے، مگر حضرت عمرؓ نے کھلم کھلا اعلان کیا:

"جو شخص اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم دیکھنا چاہتا ہے، وہ مجھے اس گھاٹی کے پار آ کر ملے۔"(17)

آپ نے تلوار باندھی، کمان کندھے پر رکھی اور مکہ کے مشرکین کے سامنے سے گزر کر ہجرت کی۔ کسی نے مزاحمت کی ہمت نہ کی۔

غزوات میں شرکت

حضرت عمرؓ نے تمام غزوات میں نبی کریمؐ کے ساتھ شرکت کی:

- غزوہ بدر (2ھ): قریش کے خلاف اس پہلے معرکے میں نمایاں کردار ادا کیا۔
- غزوہ احد (3ھ): جب مسلمان منتشر ہوئے تو بعد میں نبی کریمؐ کے گرد جمع ہو گئے۔
- غزوہ خندق (5ھ): دفاعی منصوبہ بندی میں حصہ لیا۔
- غزوہ خیبر (7ھ): موجود رہے۔
- فتح مکہ (8ھ): اپنے گھر والوں کو امان دی۔
- غزوہ تبوک (9ھ): اپنے مال کا بڑا حصہ راہ خدا میں دے دیا۔(18)

نبی کریمؐ سے قریبی تعلق

حضرت عمرؓ کی بیٹی حفصہؓ کی شادی نبی کریمؐ سے 3ھ میں ہوئی، اس طرح وہ نبی کریمؐ کے سسر بن گئے۔ نبی کریمؐ نے آپ کو "فاروق" (حق و باطل میں فرق کرنے والا) کا خطاب دیا۔ آپ کی رائے کئی مواقع پر قرآن کی آیات کے مطابق ہوتی تھی۔(19)

خلافت راشدہ کا دور:

خلافت کا آغاز

حضرت ابو بکرؓ نے وصیت میں حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین نامزد کیا۔ 13ھ میں حضرت عمرؓ خلیفہ دوم مقرر ہوئے۔ ان کا پہلا خطاب تاریخ کا حصہ ہے:

"اے لوگو! سنو! میں تم پر مقرر کیا گیا ہوں، لیکن میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں نے احکام الٰہی کی پیروی کی تو میری مدد کرو، اور اگر میں نے غلطی کی تو مجھے سیدھا کرو۔"(20)

انتظامی اصلاحات

حضرت عمرؓ نے اسلامی ریاست کو ایک منظم نظام دیا:

- بیت المال کا قیام: پہلی بار باقاعدہ خزانہ قائم کیا۔(21)
- دیوان کا قیام (15ھ): محکمہ مالیات جس میں لوگوں کے نام اور وظائف درج ہوتے تھے۔
- عدالتی نظام: قاضیان مقرر کیے اور عدالتوں کا نظام قائم کیا۔
- پولیس کا نظام: شرطہ (پولیس) کا محکمہ قائم کیا۔
- ہجری تقویم کا اجرا (17ھ): ہجری تقویم کو باقاعدہ بنیاد دی۔(22)

فتوحات کا سلسلہ:

حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی سلطنت نے غیر معمولی توسیع دیکھی:

- شام و فلسطین: یرموک کی جنگ (15ھ) میں رومیوں کو شکست، 18ھ میں بیت المقدس فتح ہوا۔ (23)
- عراق و ایران: قادسیہ کی جنگ (15ھ) میں ساسانیوں کو شکست، نہاوند کی جنگ (21ھ) میں ساسانی سلطنت کا خاتمہ۔ (24)
- **مصر کی فتح** 19: ھ میں عمرو بن العاصؓ نے مصر کی مہم شروع کی، 21ھ میں اسکندریہ فتح ہوا۔ (25)

مذہبی رواداری

بیت المقدس فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے عیسائیوں کو تحفظ فراہم کیا اور ان کی عبادت گاہیں محفوظ رکھیں۔ آپ نے فرمایا:

"ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تمہارے ساتھ معاہدہ میں ہیں، جب تک وہ معاہدہ کی پاسداری کریں۔" (26)

عوامی بہبود کے منصوبے:

حضرت عمرؓ نے عوام کی فلاح کے لیے بے شمار کام کیے:

- نہریں کھدوائیں جیسے "امیر المؤمنین کی نہر"۔ (27)
- سرائے اور مسافر خانے بنوائے۔
- بچوں کے وظائف مقرر کیے۔
- فوجیوں کے لیے تنخواہیں مقرر کیں۔

سادگی اور عاجزی:

دنیا کی وسیع سلطنت کے باوجود حضرت عمرؓ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ آپ اونٹنی پر سوار ہوتے، پیوند لگا کر کپڑے پہنتے، اور راتوں کو مدینہ کی گلیوں میں گشت کرتے تھے۔

شہادت:

23ھ میں حضرت عمرؓ فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے۔ ایرانی غلام فیروز (ابولؤلؤ) نے خنجر سے حملہ کیا۔ 3 نومبر 644ء کو آپ نے وصال فرمایا اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں نبی کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (28)

خلاصۃ البحث:

حضرت عمر بن الخطابؓ کی شخصیت کا یہ تحقیقی جائزہ واضح کرتا ہے کہ اسلام نے ان کی فطری صلاحیتوں کو کس طرح ڈھالا اور نکھارا۔ جاہلیت میں جو شخص اپنی قوم کا معزز سفیر اور جنگجو تھا، اسلام نے اسے دنیا کا عظیم منتظم، عادل حکمران اور مؤمنین کا پیشوا بنا دیا۔ ان کی زندگی اس حقیقت کی زندہ دلیل ہے کہ انسان کی اصل قدر اس کے ماضی میں نہیں بلکہ اس کے مستقبل کے امکانات میں پوشیدہ ہے۔

آپ کا عدل، انصاف، سادگی اور عوام سے محبت آج بھی حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ تاریخ اسلام میں حضرت عمرؓ کی شخصیت ایک عظیم انقلاب کی علامت ہے جو ظلمت سے نور کی طرف سفر کرنے والوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

حوالہ جات

1. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج3، ص265
2. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص215
3. النووی، تہذیب الاسماء واللغات، ج1، ص173
4. البلاذری، فتوح البلدان، ص456
5. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج3، ص78
6. الطبری، تاریخ الرسل والملوک، ج2، ص312
7. ابن حجر العسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج2، ص518
8. الحاکم النیسابوری، المستدرک علی الصحیحین، ج3، ص85
9. ابن اسحاق، سیرۃ ابن اسحاق، ص157
10. ایضاً، ص158
11. الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج1، ص138
12. القرآن، سورۃ طٰہٰ:۱۴
13. ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص389
14. الترمذی، سنن الترمذی، رقم الحدیث3683
15. ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث104
16. البخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث3677
17. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص482
18. الواقدی، المغازی، ج3، ص992
19. مسلم، صحیح مسلم، رقم الحدیث2399
20. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج3، ص291
21. ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، ج2، ص215
22. الطبری، تاریخ الرسل والملوک، ج4، ص202
23. البلاذری، فتوح البلدان، ص138
24. ایضاً، ص263
25. ابن عبد الحکم، فتوح مصر والمغرب، ص84
26. ابو یوسف، الخراج، ص75
27. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج3، ص301
28. الطبری، تاریخ الرسل والملوک، ج4، ص225